

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں جب صحیح بیدار ہوا تو اذان ہو رہی تھی، میں نے جلدی جلدی کھانا کھا کر روزہ رکھ دیا اور یوں نے تو اذان کے بعد پانچ پی کر روزہ رکھا۔ لیے حالات میں ہمیں کیا حکم ہے؟ کتاب و سنت کی روشنی میں وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

اَللّٰهُمَّ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ، اَمَّا بَعْدُ

[1] "قرآن کریم نے روزے دار کے لیے کھانے پینے کی حد بین الفاظ بیان کی ہے: "تم کھاتے پینتے رہو یاں تک کہ صحیح کا سنیدھاگہ سیاہ دھاگے سے نایاں ہو جائے پھر رات تک لپنے روزے کو پورا کرو۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ صحیح صادق کے بعد کھانا پنا روزے کو باطل کر دیتا ہے ہاں اگر کھانے کے دوران اذان شروع ہو جائے تو پنا کھانا وغیرہ پورا کر لینے میں چندال حرج نہیں جسکا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی اذان سنے اور کھانے کا برتن اس کے باقی میں ہو تو اسے اپنی حاجت کو پورا کر لینا چاہیے۔"

یہ بھی اس صورت میں ہے جب موذن نے صحیح وقت پر اذان دی ہو، اگر موذن نے دیر سے اذان دی ہے تو اسے رخصت سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے، لیکن اذان مکمل ہونے کے بعد جلدی کھانا پنا یا صرف پانچ پی کر روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔ لیے انسان کو چاہیے کہ وہ اگر بہت رکھتا ہے تو کچھ کھاتے پیے وغیرہ روزہ رکھ لے کیونکہ روزہ کے لیے سحری سحری کے بغیر روزہ رکھ دیا جائے تو اس سے روزے میں کوئی نقص نہیں پڑتا۔ حساصہ مباری رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں صحیح میں ایک عنوان باس الفاظ قائم کیا ہے۔ "سحری باہر کرت کھانا ہے لیکن واجب نہیں۔"

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا استدلال یہ ہے کہ اگرچہ سحری کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امر مروی ہے لیکن یہ امر و وجوب کے لیے نہیں بلکہ استباب کے لیے ہے جسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کرنے والوں کو تبیہ توکی ہے لیکن ان کے روزے کو باطل قرار نہیں دیا۔ بہر حال اذان کے بعد کچھ کھانی کر روزہ رکھنا صحیح نہیں ہے بلکہ اذان ہوتے ہوئے ہمیں کھانے پینے کی ابتدا کرنا مغل نظر ہے۔ (والله اعلم)

[1] البقرة: ۱۸۷۔

[2] مسند امام احمد، ص: ۵۰، ج: ۲۔

حذاہ اعندي و اللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4۔ صفحہ نمبر: 221

محمد فتویٰ